موسیٰؑ کے معجزات قرآن وتورات کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

The Miracles of Prophet Moses AS from the Perspective of Holy Quran and Torah: A Comparative Study

ضیاءالدین*

محمد نعمان**

Abstract

Allah SWT; the Omnipotent, Almighty and Creator of the Universe, has created Human beings and Jins for His worship. He bestowed His revelation to His Prophets to guide creatures how to worship Him. Miracles are revealed to support their mission, which were considered manifestations of the prophet-hood and to nullify the doubts being raised regarding their message. The Holy Quran has testified the revelation of Torah but also verifies that it has been abrogated and manipulated by Jews and their scholars called Rabbis. The present study will undertake that how the Holy Quran and Torah describe the Divine intervention in the form of miracles; bestowed upon His prophet Moses AS, for the purpose to let the antagonists and unbelievers know that these prophets and their mission is true. It is found that there were decisive differences to approach the essence of miracles, presented in both religions; Islam and Judaism, which resulted discrimination in faith. To undertake this study, the researcher has adopted the comparative methodology of text reading and analysis of both Holy Quran and Torah.

Key Words: Moses, Miracles, Qur'an, Torah, abrogation and manipulation etc.

تعارف

اللہ رب العالمین نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے مختلف ادوار میں مختلف انبیاء ورسل کو کتب وصحائف دے کر ارسال کیے ہیں۔ ادیان عالم کے ماہرین اس بات پر شاہد ہیں کہ آسمانی کتب اربعہ ہیں جو تورات، زبور، انجیل اور قرآن ہیں۔ اول الذکر تین کتابیں خاص قوموں اور زمانوں کے لئے تھے جس میں اس کے متبعین نے مرور زمانہ کے ساتھ تحریف وتغیر کیا ہے۔ تاہم قرآن مجید جو نبی اکرم ؐ پر نازل ہوئی ہے اقوام عالم اور پوری انسانیت کے

* لیکچرار اسلامک سٹڈیز یونیورسٹی آف سوات۔

** پی ایچ۔ڈی اسکالر، یونیورسٹی آف ہری پور، جزوقتی لیکچرار یونیورسٹی آف سوات۔

لئے ہدایت بنا کر نازل کیا گیا ہے اور نص قرآنی کے تحدی کے مطابق دیگر آسمانی کتب کے بر عکس انسانی مداخلت اور تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾[1]

"یقیناہم نے اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"۔

قرآن کے مقابلے میں جو دوسری کتب سماویہ ہیں وہ تحریف شدہ ہیں جب ہم ان کتب کا قرآن کریم کے ساتھ تقابل کرتے ہیں تو ان کتب میں تحریفات اور تبدیلیاں جو ان کے علماء اور ربیوں نے کی ہیں سامنے آتی ہیں نتیجتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتب تحریف شدہ ہیں جس پر یہودی سکالرشپ بھی دال ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے شروع کیا ہر نبی کی ایک نرالی شان ہوتی ہے او اس کی کچھ امتیازی خصوصیت ہوتی ہیں، ان تمام انبیاء میں موسیٰؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے اسی وجہ سے انہیں کلیم اللہ کہا جاتا ہے، آپؑ کا تذکرہ سب سے زیادہ قرآن حکیم میں ملتا ہے، آپؑ کا واقعہ باری تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر مختلف انداز سے کیا ہے، آپؑ پر جو آسمانی کتاب نازل ہوئی اس کا نام تورات ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق آپؑ کو کچھ معجزات عنایت کئے۔ قرآن حکیم اور تورات (OT) میں ان معجزات کا تذکرہ ملتا ہیں لیکن قرآن مجید اور تورات نے موسیٰؑ کے معجزات جو بیان کئے ہیں ان کا تقابلی جائزہ لینے کی ضرورت ہے، کیونکہ قرآن بغیر کسی شک وشبہ کے کلام اللہ ہے اور تحریف سے پاک ہے، جبکہ تورات میں تحریف ہوئی ہے، اگر دونوں کتب کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو اس سے تورات میں ہونے والی تحریفات کھل کر سامنے آتے ہیں۔ یہ تقابلی جائزہ قرآن کریم کی حفاظت پر مزید تائید دلالت کرے گی۔ یہ آرٹیکل اسی تقابلی جائزے کی ایک کوشش ہے۔

موسیٰؑ کلیم اللہ کے حالات زندگی

آپ کا نام موسیٰ بن عمران تھا آپ کی جائے پیدائش مصر کی دارالحکومت ہے[2]۔ آپ کو بنی اسرائیل کے پیغمبر بنا کر مبعوث کئے گئے تھے[3]، تاکہ بندوں کو بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر بندوں کے رب کی غلامی کی طرف بلائے۔ جب فرعون نے موسیٰؑ کی دعوت توحید نہیں مانی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو رات کے حصے میں مصر سے نکال دو لہٰذا حکم خداوندی کی تعمیل میں موسیٰؑ اور ان کی قوم رات کو مصر سے نکل گئے جب فرعون کو اس کا پتہ چلا تو فرعون نے لشکر جمع کیا اور موسیٰؑ کا تعاقب کیا اللہ رب العالمین کے حکم سے موسیٰؑ اور ان کی قوم نے بحفاظت دریا عبور کیا جبکہ فرعون اور اس کی قوم دریا میں ہلاک ہوئے[4]۔

موسیٰؑ کلیم اللہ کی صفات

1۔ **اللہ رب العالمین کی قدرت پر کامل یقین والے:** جب بھی پیغمبر پر کوئی مصیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور خدا کی ذات اور ان کی قدرت کاملہ پر کامل یقین رکھتا ہے جیسا کہ اس ارشاد خداوندی سے معلوم ہوتا ہے: ﴿فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ﴾[5] "بنی اسرائیل نے جب یہ مشاہدہ کیا کہ سامنے بحر قلزم ہے اور خلف (پیچھے) سے فرعون اور اس کا لشکر پہنچا تو موسیٰؑ سے کہا: ہم تو مارے گئے، انہوں نے تو ہمیں پکڑ ہی لیا موسیٰؑ نے کہا: ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا، میرے پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے اس مشکل سے نجات دلائے گا۔"

2۔ **ظلم اور تکلیف پر صبر کرنے والے:** فرعون اور بنی اسرائیل کی طرف سے جو تکالیف پہنچتی تھیں ان پر خود بھی صبر کرتے اور ہمیشہ اپنی قوم کو بھی صبر کا کہا کرتے تھے جیسا کہ حدیث نبوی ہے: «**رحم اللہ موسی قد أوذي بأكثر من هذا فصبر**»[6] "اللہ رب العالمین موسیٰؑ پر رحم کرے اُن کو بہت زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے ثابت قدمی سے کام لیا"۔

3۔ **تواضع اور حسن خلق والے:** موسیٰؑ کو اللہ رب العالمین نے کثیر خوبیوں سے نوازا تھا ان میں ایک تواضع اور حسن خلق بھی تھی جیسا کہ اس ارشاد خداوندی سے معلوم ہوتا ہے: ﴿قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾[7] "موسیٰؑ اس سے کہنے لگے: کیا میں آپ کے پیچھے چل سکتا ہوں تاکہ آپ وہ مفید علم مجھے سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے"؟

4۔ **بہت حیاء کرنے والے:** حدیث شریف میں آتا ہے: «**كان شديد الحياء، كان لا يغتسل إلا مستترا**»[8] "موسیٰؑ بہت زیادہ باحیاء تھے ہمیشہ پردے میں غسل کیا کرتے تھے"۔

موسیٰؑ کی وفات

ملک الموت نے موسیٰؑ کے قریب آکر ان سے کہا: اپنے رب کا حکم قبول کر لیجئے، راوی کہتے ہیں: تو موسیٰ کلیم اللہ نے ملک الموت کو تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی، راوی کہتے ہیں: اب یہ فرشتہ اسی حالت میں اللہ رب العالمین کے پاس لوٹا اور شکایت کی کہ آپ نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو موت کا خواہشمند نہیں ہے اور اس نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی، پس خدا نے فرشتے کی آنکھ درست کی اور اُس سے کہا کہ واپس میرے بندے کی طرف جاؤ اور اس سے پوچھو تم مزید زندہ رہنا چاہتے ہو؟ اگر تم مزید زندگی چاہو تو اپنا ہاتھ بیل کی

پیٹھ پر رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے تو تمہیں ہر ایک بال کے عوض بارہ مہینے کی زندگی عطاء کردی جائے گی، موسیٰؑ نے سوال کیا پھر کیا ہوگا؟ فرشتے نے عرض کی اس کے بعد مرنا ہے تو موسیٰؑ نے کہا پھر تو ابھی ہی میری روح قبض کرلو[9]۔

معجزہ کی تعریف

معجزہ کے لغوی معنی ہیں: عاجز کردینا۔

اصطلاحی معنی: «**المعجزة: أمر خارق للعادة، داعٍ إلى الخير والسعادة، مقرون بدعوى النبوة، قصد به إظهار صدق من ادعى أنه رسول من الله**»[10] "معجزہ: خارق عادت (عام عادت سے ہٹ کر) کام کو کہتے ہیں، اس میں خیر اور بھلائی کی طرف دعوت ہوتی ہے، یہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے، اس سے دراصل نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی سچائی کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے"۔

جبکہ معجم الوسیط کے مطابق معجزہ کی اصطلاحی تعریف ہے: «**المعجزة أَمر خارق للعَادَة يظهره الله على يَد نَبِي تأييدا لنبوته وَمَا يعجز الْبشر أَن يَأْتُوا بِمثلِهِ**»[11] "معجزہ ایک ایسا خلاف عادت کام ہے جسے اللہ رب العالمین آپنے نبی کی نبوت کی تائید کے لیئے وجود بخشتا ہے اور جس کے کرنے سے انسانی قدرت قاصر/عاجز ہوتی ہے۔"

معجزات کسی ایک نبی کے ساتھ خاص نہیں ہوتے بلکہ انبیاء پر مختلف انواع واقسام کے معجزات نازل ہوتے تھے۔ جس نبی پر بھی جو بھی معجزہ نازل ہوتا تھا وہ اس دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نازل ہوتا تھا[12]۔ ابراہیم خلیل اللہ[13] کو نمرود نے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکا جس نے ابراہیم خلیل اللہ کو نہیں جلایا۔ موسیٰؑ کے معجزات کا بھی آگے چل کر تذکرہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ کو دیئے گئے معجزات بھی حیران کن تھے جیسا کہ مُردوں میں جان ڈالنااور برص کے مریضوں کو صحت یاب کرانا۔ ان انبیاء علیہم السلام کے معجزات اس وقت کے ساتھ ختم ہوگئے۔ تاہم نبی مہربانؐ کو جو معجزہ قرآن کی صورت میں دیا گیا وہ تاقیامت قائم رہے گا۔

معجزہ کی خصوصیات

- یہ اللہ رب العالمین کی اخذ وعطاء ہوتا ہے۔
- یہ خرق عادت کام ہوتا ہے۔
- انسان اس جیسا کام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

- معجزات کا صدور انبیاء کرام سے ہوتا ہے۔
- معجزہ نبی کی سچائی پر دال ہوتا ہے[14]۔

کرامت کی تعریف

«هي ظهور أمر خارق للعادة من قبل شخص غير مقارن لدعوى النبوة»[15] "کرامت غیر نبی کے ہاتھ پر خرقِ عادت کام کے ظہور کو کہتے ہیں"۔

استدراج کی تعریف

«فما لا يكون مقرونًا بالإيمان والعمل الصالح يكون استدراجًا»[16]۔استدراج خرقِ عادت کام کا ظہور فاسق وفاجر کے ہاتھ پر ظاہر ہونے کا نام ہے۔ معجزہ، کرامت اور استدراج میں فرق مذکورہ بالا تعریفات سے ظاہر ہے۔

تورات(Torah)

تورات[17](Torah) موسیٰؑ پر کوہ طور کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔تورات (Torah): تورات کا معنی ہے قانون(Law) شریعت[18]، تعلیم، طہارت اور وحی کے ہیں اور اس کو پنٹاٹاخ (Pentateuch) یا اسفار خمسہ یا اسفار موسوی بھی کہا جاتا ہے۔جبکہ عیسائی اس کو عہد قدیم یا عہد نامہ عتیق (Old Testament) کہتے ہیں اور عبرانی میں تناخ(Tanakh) کہا جاتا ہے[19]۔اس کے علاوہ تورات کو یہودی ناموس(ناموس یونانی کلمہ ہے جس کے معانی قانون کی ہے) بھی کہتے ہیں[20]۔تورات کو مزید پھر مندرجہ ذیل پانچ اسفار(ابواب[21]) میں تقسیم کیا گیا ہے:

ا۔ سفر التکوین "الخلیقۃ" عبرانی زبان میں Bereshit جبکہ انگریزی میں Genesis کہلاتا ہے۔

ب۔ سفر الخروج کو عبرانی زبان میں Shemot جبکہ انگریزی میں Exodus کہا جاتا ہے جو کہ ۴۰ فصول ہیں۔

ت۔ سفر اللاویین یا سفر الاحبار عبرانی میں Vayirka جبکہ انگریزی میں Leviticus کہلاتا ہے۔ جو کہ ۲۷ فصول ہیں۔

ث۔ سفر العدد عبرانی میں Bamidbar جبکہ انگریزی میں Numbers کہلاتا ہے جو کہ ۳۶ فصول ہیں۔

ج۔ سفر التثنیہ یا استثناء عبرانی میں Dabarim جبکہ انگریزی میں Deuteronomy کہا جاتا ہے جو کہ ۳۴ فصول ہیں۔

قرآن کی تعریف

قرآن قرءیقرء کے باب سے ہے جو بمعنی جمع کرنااور پڑھنے کے ہیں[22]۔

اصطلاحی تعریف: «القرآن: هو المنزل على الرسول المكتوب في المصاحف المنقول عنه نقلًا متواترًا بلا شبهة»[23] "قرآن مجید: یہ اللہ رب العالمین کا وہ کلام ہے جو نبی مہربانؐ پر جبرائیل امین کے توسط سے عربی زبان میں اتارا گیا مصاحف میں قلم بند کیا گیااور آپؐ سے تسلسل کیساتھ کسی شک وشبہ کے بغیر ہم تک نقل کیا گیا"۔

قرآن اور معجزات موسیٰؑ

انبیاء کرام کو اللہ رب العالمین نے معجزات عطا کئے تاکہ ان کی نبوت پر دلیل ہو۔ ان جلیل القدر انبیاء کرام میں موسیٰؑ جنہوں نے کلیم اللہ کا لقب پایا تھا بھی شامل تھے۔ ان پر جو معجزات نازل ہوئے تھے وہ اپنی نوعیت آپ تھے اللہ رب العالمین فرماتے ہیں ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا﴾[24]۔

مفسرین حضرات نے موسیٰؑ کو عطا ہونے والے معجزات نو(۹) ذکر کرتے ہیں۔ اب وہ کون کون سے تھے اس کے بارے میں مفسرین کا بعض کے تعین میں اختلاف ہے۔

متفق علیہ معجزات

جن چھ معجزوں پر اتفاق ہے ان میں سے پانچ اس ارشاد خداوندی میں مذکور ہیں: ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ﴾[25] یعنی طوفان، جراد، قمل، ضفادع اور دم ان پانچ میں اتفاق ہے پھر جو چھٹا معجزہ ہے وہ ید بیضاء ہے ان چھ معجزات پر سلف صالحین کے اتفاق کے بعد باقی تین معجزات پر اختلاف ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ عصا، لسان اور بحر ہیں، اور ضحاک[26] سے مروی ہے کہ وہ فرعون[27] کے دربار میں دومرتبہ عصا کا پھینکنا ہے اور زبان کی گرہ کھولنا ہے، اور محمد بن کعب[28] سے روایت کی گئی ہے کہ وہ بحر، طمس اور حجر ہیں، اور ابن عباس[29] (دوسرا قول)، عکرمہ[30]، مطر الوراق، شعبی، عطاء اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ عصا، سنین اور نقص من الثمرات ہیں[31]۔ ابن کثیر اور علامہ آلوسی نے جمہور یعنی ابن عباس، عکرمہ، شعبی[32]، قتادہ[33]، عطاء[34] اور مجاہد[35] کے قول (عصا، سنین اور نقص من الثمرات) کو راجح قرار دیا ہے۔[36]

ان معجزات کی تفصیل

1۔ **العصا:** عصا سے مراد لکڑی کا ایک ایسا ڈنڈا ہے جو عام طور پر بکریاں چرانے اور پتے جھاڑنے کے کام آتا ہے، یہ آپ کا پہلا معجزہ تھا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَٰمُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَلْقِهَا يَٰمُوسَىٰ ۝ فَأَلْقَىٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ﴾[37]۔ "اور اے موسیٰ! یہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ نے کہا یہ میرا عصا ہے، اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور کئی مفادات بھی ہیں۔ فرمایا: اے موسیٰ! اسے پھینکیں۔ پس موسیٰ نے اسے پھینکا تو وہ یکا یک سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ اللہ نے فرمایا: اسے پکڑلیں اور ڈریں نہیں، ہم اسے اس کی پہلی حالت پر پلٹادیں گے"۔

2۔ **ید بیضاء:** ید بیضاء سے مراد ہاتھ کا بغیر کسی عیب کے روشن و منور ہونا ہے، یہ آپ کا دوسرا معجزہ ہے ارشاد ربانی ہے: "اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھیے تو وہ بلا عیب کے چمکے گا"۔

3۔ **سنین:** آل فرعون کو جب قحط سالی نے آلیا، جیسا کہ مجاہد کا قول ہے! وہ سنین کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنین سے مراد قحط سالی ہے[38]۔

4۔ **نقص من الثمرات:** اس سے مراد پیداوار کا کم ہونا ہے۔ ابن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں: کہ رجاء بن حیوہ "وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ" کی توضیح میں کہتے ہیں: کہ یہ کمی اتنی ہوتی کہ کھجور کے درخت پر صرف ایک ہی کھجور اُگتی[39]۔ اور باقی پانچ معجزے بالترتیب طوفان، جراد، قمل، ضفادع اور دم ہیں جو سورہ اعراف میں مذکور ہیں[40]، جنکی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

5۔ **طوفان:** اس سے مراد بارش ہے۔ جیسا کہ امام ابن جریر طبریؒ کہتے ہیں کہ "موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے فرعون سے کہا تاہم اس نے انکار کیا۔ جس پر اللہ رب العالمین نے ان پر طوفان بھیجا اور وہ بارش تھی تو اس سے ان پر تھوڑی سی برسائی تو وہ ڈر گئے کہ یہ عذاب ہوگا انہوں نے موسیٰؑ سے کہا: ہمارے لئے دعا کیجئے کہ اللہ رب العالمین ہم سے اس بارش کو روک دے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور یہ اولاد اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں تو موسیٰؑ نے اپنے رب کے حضور دعا مانگی، لیکن وہ ایمان نہیں لائے اور نہ ان کے ساتھ اولاد اسرائیل کو بھیجا، پس اللہ رب العالمین نے اس سال انکے لئے سابقہ سالوں سے زیادہ فصل، میوے اور چارہ پیدا فرمایا تو کہنے لگے یہی تو وہ چیز ہے جس کی ہمیں خواہش تھی[41]۔

6۔ **جراد:** اللہ رب العالمین نے کثرت سے ٹڈیاں بھیجیں جنہوں نے ان کے پھلوں، فصلوں اور میووں کو کھایا۔ جیسا کہ امام ابن جریر طبریؒ کہتے ہیں: اللہ رب العالمین نے بطور عذاب ان کے فصل اور چارہ پر ٹڈیوں کو مسلط کیا جب انہوں نے اس کا اثر چارے میں دیکھا تو وہ جان گئے کہ اب فصل ملیامیٹ ہو گی، تو موسیٰؑ کی منت کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے واسطے دعا کریں کہ ہم سے ان ٹڈیوں کو دور کر دے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں چنانچہ موسیٰؑ نے دعا مانگی تو ٹڈیاں دور ہوئیں تاہم وہ ایمان نہیں لائے! اور نہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجا، پھر اپنی فصل کو صاف کیا اور گھروں میں سنبھال لیا اور کہنے لگے اب ہم نے فصل محفوظ کر لی[42]۔

7۔ **قمل:** "جوؤں" یہ عذاب خداوندی تھا جو غلوں کو نابود کر دیتی تھی۔ جیسا کہ امام طبریؒ فرماتے ہیں: اللہ رب العالمین نے ان پر جوؤں کو نازل کر دیا، اور وہ غلے کو کھانے والی ایسی چیز ہے جو اُسی کے اندر سے پیدا ہوتی ہے، پس ایک شخص دس اوڈھی لیکر چکی پر پیسنے کے لئے جاتا اور پسائی کے بعد اُسے تین قفیز غلہ بھی نصیب نہ ہوتا، تو موسیٰؑ سے دعا کی التجاء کی کہ ہم سے ان جوؤں کو دور کر دے تو ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں چنانچہ موسیٰؑ نے پھر اپنے رب سے دعا کی اور اللہ رب العزت نے ان سے جوؤں کو دور کر دیا لیکن بنی اسرائیل کو ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا[43]۔

8۔ **ضفادع:** اللہ رب العزت نے ان پر مینڈک مسلط کر دیئے جو اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ ان کے کھانوں میں گرتے تھے اور بنی اسرائیل ان کو اپنی سونے کی جگہوں اور کپڑوں میں پاتے تھے۔ جیسا کہ امام ابن جریر طبریؒ کہتے ہیں: اس دوران موسیٰؑ جب فرعون کے پاس بیٹھے تھے تو مینڈک کی آواز سنی، فرعون سے کہا: اس میں تکلیف کیا ہے؟ تو فرعون نے جواب دیا شائدیہ بھی ایک چال ہے، شام ہونے سے پہلے ہر شخص اپنی ٹھوڑی تک مینڈکوں میں پھنسا ہوا تھا اور جب وہ کچھ کہنا چاہتا تو مینڈک اس کے منہ میں چھلانگ لگاتی، پس انہوں نے موسیٰؑ سے اللہ کے حضور دعا مانگ لینے کی التجاء کی کہ ہم سے ان مینڈکوں کو دور کر دے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں، لہذا اللہ رب العزت نے ان سے مینڈکوں کو دور کر دیا لیکن وہ ایمان نہیں لائے[44]۔

9۔ **دم:** دریا نیل کا پانی خون میں تبدیل ہو گیا تو جب وہ گلاس کو اٹھاتے کہ پانی پئیں تو وہ اس کو خون آلود پاتے تھے۔ جیسا کہ امام ابن جریر طبریؒ کہتے ہیں: تو اللہ رب العزت نے ان پر خون کے عذاب بھیج دیا پس یہ اپنی نہروں، کنوؤں اور برتنوں کی طرف پانی کے لئے جاتے تو انہیں خون آلود پاتے، تو انہوں نے اس سختی کی

فرعون کو شکایت کی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خون کی عذاب میں مبتلاء کیا گیا ہمارے لئے پینے کا صاف پانی نہیں ہے، تو فرعون نے یہ کہا! کہ موسیٰ نے آپ پر جادو کر دیا ہے پس قوم کہنے لگی! کہاں سے اس نے سحر کیا ہے ہمیں تو کوئی پانی کی ایسی چیز نہیں ملتی جس میں خون نہ ہو، تو موسیٰؑ کے پاس آئے، اور اللہ کے حضور دعا کی درخواست کی کہ ہمیں اس خون کے عذاب سے چھٹکارا دے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں لہذا آپؑ نے دعا مانگی تو عذاب دور ہوا تاہم وہ پھر بھی ایمان نہ لے آئے اور نہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجا[45]۔

موسیٰؑ کے معجزات تورات میں

1۔ **عصا:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ اور ہارون خداوند کے حکم کی تعمیل میں فرعون مصر کے پاس گئے۔ ہارونؑ نے عصا نیچے پھینکا۔ عصا سانپ بن گیا فرعون اور انکے عہدیداران ہکا بکا رہ گئے"۔[46]

2۔ **ید بیضاء:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ نے اپنے جبّہ کھولا اور ہاتھ کو اندر کیا پھر موسیٰؑ نے اپنے ہاتھ کو جبّہ کے باہر نکالا اس میں جِلدی بیماری ہو گئی تھی۔ یہ برف کی مانند سفید تھا"۔[47]

3۔ **خون:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ اور ہارون نے خداوند کی جیسا حکم تھا ویسا کیا۔ لاٹھی اُٹھائی اور دریائے نیل پر مارا۔ اُس نے یہ فرعون اور اُس کے عہدیداروں کے سامنے کیا۔ پھر دریا کا سارا پانی خون میں تبدیل ہو گیا۔ دریا میں مچھلیاں مر گئیں اور دریا سے بدبو آنے لگی۔ اس لئے مصری دریا سے پانی نہیں پی سکتے تھے ۔ مصر میں ہر طرف خون تھا"۔[48]

4۔ **مینڈک:** تورات میں ذکر ہے: "ہارونؑ نے ملک مصر میں جہاں بھی پانی تھا اُس کے اوپر ہاتھ اُٹھایا اور مینڈک پانی سے باہر آنے شروع ہو گئے اور پورے ملک مصر کو ڈھک دیا"۔[49]

5۔ **جوئیں:** تورات میں ذکر ہے: "خداوند نے موسیٰؑ سے کہا، ہارونؑ سے کہے کہ وہ عصا اٹھائے اور اُسے زمین کی گرد و غبار پر مارے تب مصر میں ہر جگہ سارے گرد جوئیں بن جائیں گے۔ انہوں نے یہ کیا۔ ہارون نے اپنے ہاتھ کے عصا کو اُٹھایا اور زمین پر دھول میں مارا اور مصر میں ہر طرف دھول جوئیں بن گئیں"۔[50]

6۔ **مکھیاں:** تورات میں ذکر ہے: "خداوند نے وہی کیا جو اسنے کہا۔ جھنڈ کے جھنڈ مکھیاں مصر میں آئیں مکھیاں فرعون کے گھر اور اس کے تمام عہدیداروں کے گھر میں بھر گئیں۔ مکھیاں پورے ملک مصر میں بھر گئیں۔ مکھیاں ملک کو تباہ کر رہی تھیں"۔[51]

7۔ **مویشیوں کا مرنا:** تورات میں ذکر ہے: "خداوند نے ویسا ہی کیا جیسا انہوں نے کہا تھا۔ دوسری صبح مصر کے کھیت کے تمام جانور مر گئے۔ لیکن بنی اسرائیلوں کے جانوروں میں سے کوئی نہیں مرا"۔ [52]

8۔ **غبار:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰؑ اور ہارونؑ نے راکھ لی۔ تب وہ گئے اور فرعون کے سامنے کھڑے ہو گئے اور موسیٰؑ نے راکھ کو ہوا میں پھینکا اور انسانوں اور جانوروں کو پھوڑے شروع ہونے لگے"۔ [53]

9۔ **اولے برسنا:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰؑ نے اپنے عصا کو ہوا میں اٹھایا تب خداوند نے گرج اور بجلیاں بھیجیں اور زمین پر اولے برسائے"۔ [54]

10۔ **ٹڈیاں:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰؑ نے عصا کو مصر کے اوپر اٹھایا اور خداوند نے مشرق سے خوفناک آندھی چلائی۔ آندھی پورا دن اور پوری رات چلتی رہی جب صبح ہوئی تو آندھی ٹڈیوں کو لا چکی تھی۔ ٹڈیاں ملک مصر میں اڑ کر آئیں اور زمین پر بیٹھ گئیں"۔ [55]

11۔ **اندھیرا:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰؑ نے ہوا میں اپنے ہاتھ اٹھائے اور گہرے اندھیرے نے مصر کو ڈھک لیا ۔ مصر میں تین دن تک اندھیرا رہا۔ کوئی دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور تین دن تک کوئی اپنی جگہ سے نہیں اٹھ سکا۔ لیکن ان تمام جگہوں پر جہاں بنی اسرائیل رہتے تھے روشنی تھی"۔ [56]

12۔ **پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا:** تورات میں ذکر ہے: "آدھی رات کو خداوند نے مصر کے تمام پہلوٹھے بیٹوں، فرعون کے پہلوٹھے بیٹے (جو مصر کا حاکم تھا) سے لے کر قید خانہ میں بیٹھے قیدی کے بیٹے تک کو مار ڈالا۔ پہلوٹھے جانور بھی مر گئے۔ مصر میں اُس رات ہر گھر میں کوئی نہ کوئی مرا۔ اس رات فرعون، اس کے عہدیدار اور مصر کے تمام لوگ زور سے رونے اور چیخنے لگے"۔ [57]

تقابلی جائزہ: مذکورہ بالا قرآنی آیات اور تورات کی آیات سے موسیٰؑ کے معجزات واضح ہوتے ہیں، دونوں کے تقابل سے درج ذیل فروق ظاہر ہوتے ہیں:

1۔ **جادوگروں کا مقابلہ کرنے سے عاجز آنا:** ارشاد باری تعالی ہے کہ جب موسیٰؑ نے عصا پھینکا اور اس نے دفعتاً ان کے سارے پر فریب دھندے کو ہڑپ کر لیا تو جادوگر عاجز آ گئے اور موسیٰؑ کا مقابلہ نہ کر سکے [58]۔

جبکہ تورات میں ہے کہ جادوگروں نے بعض نشانیوں میں موسیٰؑ کا مقابلہ کیا مثلاً عصا کی نشانی میں [59]، مصر کے تمام پانی کو خون میں تبدیل کرنے میں [60] اور ملک مصر میں مینڈک کو لے آنے میں [61]۔ اب اگر یہ بات درست مانی جائے تو موسیٰؑ کی نبوت باطل ہو گئی کیونکہ اگر جادوگر بھی اس چیز پر قدرت رکھے جو نبی

نے پیش کی ہو تو پھر تو جادو گر اور نبوت کا دعوی کرنے والے کا باب ایک ہو گیا ان دونوں میں فرق ہی نہیں رہا لہذا تورات کی قرآن مجید کی اس مخالفت سے یہ صریحی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ تحریف شدہ ہے [62]۔

2۔ **لاٹھی کے ذکر میں تقدیم وتاخیر:** قرآن کریم میں لاٹھی کا ذکر ایک طرح ہے اور تورات میں دوسری طرح ہے یعنی مختلف ہے لہذا قرآن کریم میں ہے کہ جادو گروں نے موسیٰؑ سے مشاورت کی اور مشورہ کے بعد ان سے پہلے اپنی لاٹھیوں کو پھینکا [63]۔ جبکہ تورات میں ہے: کہ ہارونؑ نے پہلے لاٹھی کو پھینکا اور ان کے پھینکنے کے بعد فرعون کے ساتھیوں نے اپنی لاٹھیاں پھینکیں [64]۔ تو یہ قرآن کریم اور تورات کے مابین واضح فرق ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے: قرآن کریم کہتا ہے: کہ جادو گروں کی لاٹھیوں کا سانپ میں تبدیل ہونا یہ محض ایک خیال تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا [65]۔ یعنی وہ لوگوں کی نظروں میں محض ایک خیال تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا جیسا کہ اس پر یہ ارشاد خداوندی دلالت کرتا ہے: ﴿قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾ [66]۔ علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: کہ انہوں نے آنکھوں کو یہ خیال دیا کہ جو کام انہوں نے کیا ہے وہ خارج میں بھی حقیقتاً اسی طرح ہے اور یہ محض ایک خیال ہی تھا [67]۔ جبکہ موسیٰؑ کی لاٹھی کا بڑے اژدہے میں تبدیل ہو جانا یہ اللہ عزوجل کی قدرت سے حقیقت میں تبدیل ہو نا تھا اور جادو گروں کو معلوم ہو گیا کہ یہ سحر نہیں ہو سکتا بلکہ حقیقت ہے [68]۔ جبکہ تورات میں یہ وضاحت مذکور نہیں ہے بلکہ تورات کی آیات سے مترشحو تا ہے کہ جادو گروں کی لاٹھیاں بھی سانپ بن گئی تھیں [69]۔ جو کہ قرآن کریم میں ذکر کردہ تفصیل کے بالکل خلاف ہے۔

3۔ **جادو گروں کا ایمان لے آنا:** قرآن کریم نے ذکر کیا ہے کہ جب جادو گروں نے معجزے کی حقیقت کو جان لیا کہ یہ جادو نہیں ہے تو وہ رب العلمین پر ایمان لے آئے [70]۔

جبکہ تورات میں اُن کے ایمان لانے کی وضاحت نہیں ہے اس میں صرف فرعون اور اس کی آل کی عدم تسلیمیت اور عناد کا ذکر ہے [71]۔

4۔ **ید بیضا سے متعلق تورات کا اختلاف:** موسیٰؑ کے ہاتھ کا ذکر قرآن کریم میں ہے: ﴿وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى﴾ [72]

یعنی قرآن کریم میں ہے کہ موسیٰؑ کے ہاتھ کا چمک اٹھنا یہ بیماری نہیں تھی۔ جبکہ تورات میں اس کے برعکس ذکر ہے کہ ان کے ہاتھ میں جلدی بیماری ہو گئی تھی [73]۔ اگر تورات کی آیت کو درست مان لیا جائے تو موسیٰؑ کے ید بیضا کے معجزہ کا انکار لازم آئے گا کیونکہ بیماری سے ہاتھ کا روشن ہونا یہ عیب ہے

اور معجزہ عیب نہیں ہوتا۔ لہذا معلوم ہوا کہ ید بیضا سے متعلق تورات کی تشریح (جلدی بیماری ہوگئی تھی) غلط ہے۔

5۔ **اجمال اور تفصیل:** قرآن کریم میں صرف دو نشانیاں (عصا، ید بیضاء) تفصیلاً ذکر ہیں جبکہ باقی نشانیاں اجمالاً ذکر ہیں۔ جبکہ تورات میں اسی طرح نہیں ہے بلکہ ساری نشانیاں تفصیل اور ترتیب کے ساتھ ذکر ہیں جس کی تفصیل گزر چکی۔

6۔ **تورات میں موجود بعض آیات کا قرآن مجید میں عدم ذکر:** تورات میں بعض نشانیاں ایسی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ملتا، مثلاً مکھیاں، اندھیرا، مویشیوں کا مرنا، اولے برسنا، غبار، پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا۔

نتائج البحث: اس بحث سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:

1. موسیٰؑ کے بعض ایسے معجزات جو قرآن کریم میں مذکور ہیں تورات میں بھی وہ بعینہ مذکور ہیں۔
2. ایسے معجزات جن کے ذکر کرنے میں قرآن کریم اور تورات میں یکسانیت پائی جاتی ہے جو اس بات پر دال ہے کہ پوری تورات منحرف نہیں ہے۔
3. قرآن میں موسیٰؑ کے وہ معجزے جن کیتورات میں مخالفت موجود ہے، اس بات پر دال ہے کہ بعض تورات تحریف شدہ ہے۔
4. تورات کے جن معجزات کی قرآن کریم تائید کرتا ہے ان کے اللہ کے کلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔
5. تورات کی وہ آیات جن کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے ان کا صحیح ہونے کی حیثیت سے ادب واحترام بھی لازم ہے۔
6. موسیٰؑ کے ایسے معجزات جو قرآن وتورات میں متفق علیہ ہیں ان کی تعداد چھ ہے، اور وہ یہ ہیں:
   1۔ عصا، 2۔ ید بیضا، 3۔ الدم، 4۔ الضفادع، 5۔ القمل، 6۔ الجراد۔
7. موسیٰؑ کے ایسے معجزات جن کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے لیکن تورات میں نہیں، ان کی تعداد تین ہے، اور وہ یہ ہیں:
   1۔ سنیین، 2 نقص من الثمرات۔، 3، الطوفان۔
8. موسیٰؑ کے ایسے معجزات جن کا ذکر تورات میں ملتا ہے لیکن قرآن مجید میں نہیں، ان کی تعداد چھ ہے، اور وہ یہ ہیں: 1۔ مکھیاں، 2۔ مویشیوں کا مرنا، 3۔ غبار، 4۔ اولے برسنا، 5۔ اندھیرا، 6۔ پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا۔

حوالہ جات(References)

1 سورۃ الحجر:۹۔

2 النووی،ابوزکریا محیی الدین، تہذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمیہ، بیروت-لبنان، ج۲، ص۱۲۰۔

3 سورۃ المؤمنون:۴۵۔۴۶۔

4 سورۃ طہ:۷۷۔۷۸۔

5 سورۃ الشعراء:۶۱۔۶۲۔

6 جامع البخاری،البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل الجعفی، ت: محمد زہیر بن ناصر، دار۔ طوق النجاۃ،ط:۱۴۲۲، اھجری، کتاب فرض الخمس، باب ماکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی المؤلفۃ قلوبھم وغیرھم من الخمس ونحوہ، رقم:۳۱۵۰۔

7 سورۃ الکہف:۶۶۔

8 الخرائطی، ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد، ت: ایمن عبد الجابر بجیری، مکارم الاخلاق ومعالیھا ومحمود طرائقھا، دار الآفاق العربیہ، قاہرہ، ط: اول،۱۴۱۹ھ، باب فضیلۃ الحیاء وجسیم خطرہ، رقم:۳۱۶۔

9 صحیح مسلم، نیسابوری، ابو حسن مسلم بن حجاج، ت: فؤاد عبد الباقی، دار احیاء التراث عربی—بیروت۔ کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیؑ، رقم:۲۳۷۲۔

10 جرجانی علی بن محمد بن علی زین، التعریفات، م:۸۱۶ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ط: اول، ۱۴۰۳ھ ج۱، ص۲۱۹۔

11 المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاہرہ، دار الدعوہ۔ ج۲، ص:۵۸۵۔

12 The Concept of Revlation and Prophecy in Hinduism, A Critical Islamic Review, M. Mudasir Ali, M.A Thesis, IIUII, 1999, PP 73- 75

13 نام ابراہیم بن آزر تھا، آپ کا مدفن فلسطین میں ہے، آپ کو نمرود اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا۔ تہذیب الأسماء واللغات، ج۱، ص۹۸۔

14 الصافی محی الدین، محاضرات فی السمعیات، دار الطباعۃ المحمدیہ، قاہرہ، ط: اول، ص۲۹۔۳۰۔

15 الجرجانی، کتاب التعریفات، ج۱، ص۱۸۴۔

16 کتاب التعریفات، ج۱، ص۱۸۴۔

17 Compiled somewhere around 538 BC, Torah is the result of long process of editing and thus no exact and precise date. Anyhow it was compiled between 5th to 6th centuries BC.

18 مزید معانی دیکھئے: فرنیسد افیدسن، قاموس الکتاب المقدس اور اصول العقیدہ فی ڈاکٹر محمد حافظ الشریدہ، التوراۃ المحرفہ، عرض ونقض، ۲۰۰۳، ص۶۔

19 داحمد مختار عبدالحمید عمر، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،، عالم الکتب، ط:اول،۱۴۲۹ھ، ج۱، ص:۳۰۵-۱المعجم الوسیط، ج۱، ص۹۰

20 ضیاءالرحمٰن الاعظمی، دراسات فی الیہودیۃ والمسیحیۃ وادیان الہند، ص۱۲۹۔

21 سفر اسفار کی جمع ہے جو کتاب اور باب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ فصل کیلئے الاصحاح کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

22 الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، اصح المطابع کراچی، ص:۴۱۱، بحوالہ تقی عثمانی، مفتی، علوم القرآن، ص:۲۹

23 کتاب التعریفات، ج۱، ص۱۷۴۔

24 سورۃ الاسراء:۱۰۱۔

25 سورۃ الاعراف:۱۳۳۔

26 ضحاک بن مزاحم: تفسیر کے عالم تھے۔ تاریخ وفات میں اقوال یہ ہیں: ۱۰۲ھ، ۱۰۵ھ یا ۱۰۶ھ۔ دیکھئے: ذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالہ، طبع: سوم، ۱۴۰۵ھ-۱۹۸۵م۔ ۵۹۸/۴۔

27 فرعون جسکا بعض اقوال میں نام قابوس آیا ہے۔ انتہائی سفاک، ظالم، متکبر اور خدائی کا دعویدار تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی دعوت کی تردید کی اور بالآخر دریائے نیل میں ہلاک کئے گئے۔ دیکھئے: الرازی، فخر الدین رازی، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربی — بیروت، ط: سوم، ۱۴۲۰ھ، ۵۰۵/۳۔

28 نام: محمد بن کعب قرظی تھا۔ جلیل القدر مدنی تابعی تھی۔ آپ کی تاریخ وفات: ۱۲۹ھ ہے۔ (مزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مؤسسۃ الرسالہ—بیروت، ج۲۶، ص۳۴۷۔

29 آپ کا نام عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہیں۔ ترجمان القرآن کے لقب سے جانے جاتے ہیں۔ آپ۶۸ھ کو فوت ہوئے۔ الاصبہانی، معرفۃ الصحابہ، دار الوطن للنشر، الریاض، ج۳، ص۱۶۹۹۔

30 عکرمہ ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی تاریخ وفات ۱۰۶ھ یا ۱۰۷ھ ہے۔ تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص:۴۷۔

31 الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، ت: احمد محمد شاکر، مؤسسۃ الرسالہ، ط: اول، 1420ھ-2000م، ج۱۷، ص۵۶۴۔ ۵۶۶۔

32 نام عامر بن شراحیل شعبیؒ تھا جو کہ ۱۹ھ کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مستند فقیہ، ثقہ راوی اور بزرگ تابعی تھے۔ تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص۷۴۔

33 آپ کا تعلق بصرہ کے مفسرین اور حفاظ میں سے تھا۔ جو ۱۱۸ھ کو فوت ہوئے۔ تذکرہ الحفاظ، ج۱، ص۱۱۵۔

34 عطاء بن اسلم ابی رباح مکی تابعی تھے جنہوں نے ۱۱۴ھ کو اس دار فانی کو خیر باد کہہ دیا۔ تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص۹۲۔

35 مجاہدؒ شیخ المفسرین کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ متقن، ثقہ اور عابد تھے آپ ۱۰۴ھ کو فوت ہوئے۔ ابن سعد، الطبقات، ج۶، ص۱۹۔

36 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ت: سامی بن محمد سلامہ، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ط: دوم، ۱۴۲۰ھ، ج۵، ص۱۲۴۔/امام آلوسیؒ، روح المعانی، ت: علی عبدالباری عطیہ، دار الکتب العلمیہ—بیروت، ط: اول، ج۸، ص۱۷۲۔

37 سورۃ طہ: ۱۷۔۲۱۔

38 تفسیر مجاہد، مجاہد بن جبر تابعی ت: دکتور محمد عبد السلام، دار فکر اسلامی حدیث، مصر، ط: اول، ۱۴۱۰ھ، ج ا ص ۳۴۱۔

39 تفسیر القرآن العظیم، ابن ابی حاتم، ج۵، ص ۱۵۴۲۔

40 سورۃ الاعراف: ۱۳۰۔۱۳۳۔

41 تفسیر طبری، ج۱۳، ص۵۶۔

42 نفس المصدر۔

43 نفس المصدر، ص۵۸۔

44 نفس المصدر۔

45 نفس المصدر۔

46 الکتاب المقدس، کتاب الخروج، باب۷، آیت ۸تا۱۰۔

47 کتاب الخروج، باب ۴، آیت ۶۔۷۔

48 کتاب الخروج، باب۷، آیت ۱۹۔۲۰۔

49 کتاب الخروج، باب۸، آیت ۵۔۷۔

50 کتاب الخروج، باب۸، آیت ۱۶۔۱۸۔

51 نفس المصدر، آیت ۲۰۔۲۴۔

52 نفس المصدر، آیت ۱۔۶۔

53 کتاب الخروج، باب۹، آیت ۸۔۱۰۔

54 نفس المصدر، ۲۲۔۲۳۔

55 کتاب الخروج، باب ۱۰، آیت ۱۲۔۱۴۔

56 نفس المصدر، آیت ۲۱۔۲۳۔

57 کتاب الخروج، باب ۱۲، آیت ۲۹۔۳۰۔

58 سورۃ الاعراف: ۱۱۹۔۱۲۰۔

59 کتاب الخروج، باب۷، آیت: ۱۱۔

60 نفس المصدر، آیت: ۲۰۔

61 کتاب الخروج، باب۸، آیت: ۷۔

62 سورۃ النساء: ۴۶۔

63 سورۃ الاعراف: ۱۱۵۔۱۱۶۔

[64] کتاب الخروج، باب ۱۲، آیت ۱۰۔۱۳۔

[65] سورۃ طہٰ: ٦٦۔

[66] سورۃ الاعراف: ١١٦۔

[67] تفسیر القرآن العظیم، ج۳، ص ۴۵٦۔

[68] سورۃ الشعراء: ۴۵۔۴۸۔

[69] کتاب الخروج، باب ۷، آیت: ۱۲۔

[70] سورۃ الشعراء: ۴٦۔۴۷۔

[71] کتاب الخروج، باب ۷، آیت: ۱۳۔

[72] سورۃ طہٰ: ۲۲۔

[73] کتاب الخروج، باب ۴، آیت ٦۔